لفظ تعلیم دیتے ہیں

سید ریاض حسین شاد

لفظ تعلیم دیتے ہیں

خطبات

(16)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعض لفظ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں معنوں کی اسا سیت سیماب بنی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں لفظ کا معنیٰ پھل کھا کر گٹھلی کا پھینک دینا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جن کی صحبتیں لغویات سے بھری ہوتی ہیں ان کی ہر بات پھینک دینے کے قابل ہوتی ہے لیکن بعض لفظ جو اچھے لوگوں کے لبوں کو چھو کر روشنی بن جاتے ہیں اور پھر صادر ہوتے ہیں ایسے ہی کلمات تقدیر کا راز ہوتے ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ الفاظ ہی ہوتے ہیں جن میں موتی اور یاقوت پنہاں ہوتے ہیں اور فضول گوئی مردہ خیالوں کا کفن ہوتی ہے۔ مولانا روم نے صحیح لکھا کہ کلمات عرشی آئینے ہوتے ہیں جن میں محبوبوں کے حسن کی تصویریں نمایاں نظر آتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک خطبے کا مفہوم یہ ہے کہ لفظ آئینہ بھی ہے اور لفظ تلوار بھی ہے، یہ علم کا پیرہن بھی اور خیالوں کا مدفن بھی ہے۔ لفظ ہی معلم ہوتے ہیں اور متعلم ہونا بھی انہی کی تاریخ ہوتی ہے۔ اگر الفاظ مردہ شوشے ہوتے تو پھر شاعری کا وجود نہ ہوتا، یہ لفظوں کی ترکیب ہے جو کسانوں کی طرح فصلیں کاشت کرتی ہے۔ اچھی شاعری اچھے لفظوں کی سپاہ گری ہے اور دنیا ایک مینا بازار ہے جس میں لفظوں پر قدرت کے بغیر کوئی سودا نہیں بیچا جا سکتا ہے۔ لفظ دوزخ بھی ہے اور لفظ جنت بھی ہے۔ لفظوں کے حصار میں رہ کر ہم لفظوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ لفظ دباتے بھی ہیں اور اٹھاتے بھی ہیں اور یہ لوری بن کر سلاتے بھی ہیں۔

''الم'' کا معنیٰ بھی یہی ہے لفظ کا عروج یہی ہے اور راز بھی۔ یہ سب کچھ قرآن پڑھ کر دیکھا سنا جا سکتا ہے۔

”فتنہ“ قرآن کی ایک اصطلاح

میں نے عرض کی ہے کہ بعض لفظ بارود کی طرح پھٹتے ہیں اور بعض سورج کی طرح چمکتے ہیں اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض الفاظ تہہ در تہہ معانی کے مورچے بنے ہوتے ہیں۔ فتنہ ایک قرآنی کلمہ ہے اس میں بھی معانی کا ایک سمندر ہے جس کا جوش اور خروش دیکھا جا سکتا ہے۔

فتن کا بنیادی معنیٰ سونے یا چاندی کو آگ میں رکھ کر تپانا اور گلانا ہوتا ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے تاکہ سونے کا کھوٹ دور ہو جائے۔ ”ورق فتن“ تپائی ہوئی چاندی کو کہتے ہیں اور ”دنیا رمفتون“ وہ دینار ہوتا ہے جو آگ میں تپایا گیا ہو۔ کسی چیز کی اصلیت ظاہر کر دینا بھی فتن ہوتا ہے۔ عربی میں ”الفتانہ“ کسوٹی کو کہتے ہیں۔ فتنہ کا معنیٰ تاؤ دے کر پرکھنا اور آزمائش کرنا ہوتا ہے۔ ائمہ لغت نے اس کا معنیٰ جلا دینا بھی لکھا ہے۔ راغب وغیرہ ائمہ لغت نے اس کا معنیٰ مصیبت، جنگ، عذاب اور گمراہ کر دینا لکھا ہے۔ مجازی طور پر یہ لفظ محبت اور عشق کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ تاج وغیرہ لغت کی کتابوں نے مذہب یا رائے سے ہٹانے کے لیے تکلیف دینا بھی اس کا ایک معنیٰ لکھا ہے۔

قرآن مجید میں اس کے استعمالات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ

”بے شک وہ لوگ جنہوں نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں پر تشدد کیا پھر توبہ نہ کی تو اُن کے لیے دوزخ کا عذاب ہے اور اُن کے لیے جلانے والا عذاب ہے“۔ (بروج:10)

یہاں قرآن مجید نے ”فتن“ کا مادہ مذہب سے ہٹانے کے لیے تکلیف دینا لیا ہے۔

معنیٰ کی دوسری صورت

ارشاد باری ہے:

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ

''کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہر سال انہیں ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈال دیا جاتا ہے پھر بھی وہ نہ تو توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔

(توبہ:126)

یہاں قرآن حکیم نے یہ نظم ان معانی میں استعمال کیا ہے:

(1) آزمائش میں ڈالنا

(2) سختی اور تشدد کرنا

(3) گمراہ کرنا

(4) اور گرفتارِ مصیبت کرنا

معنیٰ کی تیسری صورت

ارشاد باری ہے:

وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً

''اور ہم تمہیں شر اور خیر کی آزمائشوں کے ساتھ جانچیں گے''۔

(الانبیاٗ:35)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا

''اور اللہ جسے فتنے میں ڈالنے کا ارادہ فرمالیتا ہے تو آپ ہرگز اللہ سے اس کا کچھ کام نہیں بناسکیں گے''۔ (المائدہ:41)

یہاں معنوی کہکشاں یوں سجے گی:

(1) آزمائش (2) گمراہی (3) فساد

(4) ہنگامہ (5) فریفتگی (6) دیوانگی

(7) جنگ (8) پریشاں خیالی (9) عذاب

ایک تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ

''چکھو اپنے حصے کی سزا، یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی مچاتے تھے''۔

(زاریات:14)

معنیٰ کی چوتھی صورت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ

''اور ان سے محتاط رہ کہ تمہیں آزمائش میں نہ ڈال دیں بعض احکام میں جو آپ کی طرف اللہ نے اتارے''۔ (المائدہ:49)

یہاں ہٹانے اور باز رکھنے کے معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

معنیٰ کی پانچویں صورت

قرآن مجید نے کہا:

بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ

''کہ تم میں سے کون فتنوں میں گرا ہے''۔ (القلم:06)

یہاں دیوانگی، گرویدگی اور عشق کے معنوں میں استعمال ہوا، نیز یہ لفظ مصیبت کا معنیٰ بھی دیتا ہے۔ فتنہ کیکر کے درخت کو بھی کہتے ہیں اور فتن سیاہ پتھروں والی زمین کو بھی کہہ دیتے ہیں۔

عربی میں اس کی استعمال کی صورتیں

(1) فتانان کا معنیٰ ہوتا ہے درہم و دینار

(2) افتتن بالامر کسی کام کا دل دادہ ہونا

(3) افتنان بالمراہ عورت کا دیوانہ ہوجانا

(4) مفاتنه — جنگ

(5) ثار الفتنه — فساد پھوٹ جانا

(6) اثار الفتنه — فساد پھیلانا

(7) حاست الفتنه — جذبہ فساد کا دل میں پیدا ہونا

(8) حاست علی الفتنه — ضرب کاری لگانا

(9) تشرف للفتنه — فساد کی لپیٹ میں آجانا

(10) طم الفتنه — فساد کا بڑھ جانا

(11) فتن — قیامت کی نشانیاں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ فتنے تمہارے گھروں میں اس طرح آ آ کر گریں گے جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں''۔

تقی عثمانی نے درست لکھا:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف فتنوں کے جو عمومی حالات احادیث میں بیان فرمائے ان میں بہت سے ایسے ہیں کہ ان کو پڑھنے سے ایسا لگتا ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کے ماحول کو واقعی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی تصویر کھینچ رہے ہوں''۔

کتاب الفتن بخاری

زمانہ جلدی جلدی گزرے گا

نیک عمل کی کمی ہو جائے گی

دین سے جہالت پھیل جائے گی

دین کا علم اٹھ جائے گا

بخل عام ہو گا اور پیسے کی محبت بڑھ جائے گی

اور قتل و غارت گری بہت ہو گی

بخاری ہی میں ہے:

امانت داری کا فقدان ہو گا یہاں تک کہ یوں کہا جائے گا

کہ فلاں مقام پر ایک امانت دار شخص رہتا ہے

ایسے لوگوں کی تعریف ہو گی اور کہا جائے گا

فلاں شخص بہادر اور عقلمند ہے، زندہ دلی اس پر ختم ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر ایمان نہ ہو گا۔

مشکوٰۃ شریف

دین کو الٹ دیا جائے گا یعنی حرام چیزوں کے نام بدل کر انہیں حلال قرار دیا جائے گا

یہودیوں اور عیسائیوں کی ہر معاملہ میں نقالی ہو گی۔

جلال الدین سیوطی بیان کرتے ہیں

قلم پھیل جائے گا اور حق بات چھپائی جائے گی

لوگ مسجدوں میں آئیں گے لیکن دو رکعت پڑھنے کی توفیق نہ ہو گی

ایک بچہ ہو گا اور وہ بوڑھے کو غریب ہونے کی وجہ سے لتاڑ دے گا

لوگ ملاقاتوں کا آغاز گالی گلوچ سے کریں گے

فتنوں کا ایک طویل بیان

لوگ نمازوں کو ضائع کریں گے

امانتیں برباد ہوں گی

سود خوری عام ہو گی

جھوٹ کو جائز سمجھا جائے گا

انسانوں کی قدر نہ ہوگی اور اونچی اونچی عمارتیں بنائی جائیں گی

دین فروشی ہوگی

عدل کمزور ہو جائے گا

ظلم عام ہوگا

طلاقیں کثرت سے دی جائیں گی

ناگہانی اموات ہوں گی

جھوٹ الزامات ایک دوسرے پر لگائے جائیں گے

کمینے لوگ سیلاب کی طرح امڈیں گے

اور شریف لوگ سمٹ جائیں گے

امیر اور وزیر جھوٹے ہوں گے

امانت رکھنے والے خائن ہوں گے

قومی لیڈر ظالم ہوں گے

قرآن کے قاری بدکار ہوں گے

لوگ جانوروں کی کھالوں کے لباس پہنیں گے

اور ان کے دل مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوں گے

امن کم ہو جائے گا

قرآنی صحیفوں کو آراستہ کیا جائے گا

مسجدیں خوبصورت بنائی جائیں گی

منارے اونچے ہوں گے لیکن دل ویران ہوں گے

قرآنی سزائیں معطل ہو جائیں گی

بیٹیاں ماؤں کو جنیں گی

ننگے پاؤں پھرنے والے حکمران بن جائیں گے

عورتیں مردوں سے مل کر تجارت کریں گی

مرد عورتوں کی طرح بنیں گے اور عورتیں مردوں کی طرح بنیں گی

اللہ کے بغیر دوسروں کی قسمیں کی جائیں گی۔

کنز العمال میں یہ بات پڑھی گئی ہے:

ہر بازار کی سربراہی اس کے بدکاروں کے ہاتھ میں ہوگی

مختلف طبقات اور قبیلوں کی سربراہی منافقین کے ہاتھ ہوگی

غیروں سے رشتہ جوڑا جائے گا اور اپنوں سے قطع تعلقی ہوگی

جو شخص صحیح معنوں میں ایمان والا ہوگا

وہ معاشرے میں چھوٹی چھوٹی بکریوں سے بھی زیادہ بے وقعت ہوگا

دل ویران اور مردہ ہوں گے لیکن معبد سجیں گے

مرد مردوں سے جنسی خواہش پوری کریں گے

اور عورتیں عورتوں سے جنسی تعلق رکھیں گی

مسجدوں کے احاطے بڑے ہوں گے اور منبر اونچے اونچے ہوں گے

عیبوں کو اچھالا جائے گا

چغلی کھانے والوں کی کثرت ہوگی

اور امانتیں برباد ہوں گی

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے در المنثور میں روایت کیا ہے:

انسان اپنے والد کی نافرمانی کرے گا

ماں کے ساتھ سنگدلی کا سلوک ہوگا

دوست کو اذیت دی جائے گی لیکن بیوی کی فرمانبرداری ہوگی

مسجدوں میں بدکاروں کی آوازیں گونجیں گی

مغنیات داشتہ بنا کر رکھی جائیں گی

آلات موسیقی سنبھال کر رکھے جائیں گے

عدالتی فیصلوں کی خرید وفروخت ہوگی

قرآن کو موسیقی سمجھ لیا جائے گا

آخری زمانے کے لوگ پہلے لوگوں پر لعن طعن کریں گے

کنزالعمال ہی میں یہ بات روایت کی گئی ہے:

اولاد سے کراہت ہوگی

اور بارش سے بجائے ٹھنڈک حاصل ہونے کے گرمی کی سی تکلیف ہوگی

اور بدمعاش لوگ سیلاب کی طرح پھیل جائیں گے۔

سچی بات یہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جادۂ حق پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ صراط مستقیم کے نشانات بتادئے ہیں اور راہِ راست کی نشانیاں پوری طرح واضح کردی ہیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دن کو ضائع نہ کریں اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جو بیج ہم دنیا میں بوئیں گے انہوں نے بہر صورت آخرت میں اگنا ہے۔ اچھا جوتا ہو تو سنگریزوں پر بھی چلا جا سکتا ہے لیکن ایک نوکیلا کنکر جوتے کے اندر آجائے تو خیابانوں پر بھی نہیں چلا جا سکتا۔

دعا اور مناجات

پروردگار!

ہمیں سیدھی راہ چلا

کریم! ہماری حالت پر رحم فرما

پالن ہار!

تو ہی ہمارا مددگار رہے اپنی ولایت کا مورچہ میسر فرما

مالک بے کساں!!!

ہمارے لیے آسانیاں پیدا کر اور مشکلات کو ہم سے دور رکھ

ہمارے اور ہمارے رفقاء کے گناہ معاف فرمادے

معبودِ مومناں!

نزع کا وقت آسان فرمانا اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھنا

آمین یا ربّ العٰلمین

وصلی اللہ علی خیر العباد و علی آلہ اور اصحابہ الاجواد

آمین آمین آمین

مصادر و مراجع

(1) القرآن الحکیم

(2) روح البیان: اسماعیل حقی

(3) روح المعانی: آلوسی

(4) الجامع الصحیح: محمد بن اسماعیل بخاری

(5) مشکوٰۃ المصابیح: ولی الدین عراقی

(6) کنز العمال: علامہ ہندی

(7) تاریخِ دمشق: ابن عساکر

(8) در المنثور: جلال الدین سیوطی

(9) قیامت کی نشانیاں: ابن کثیر

(10) تاج العروس: زبیدی حنفی

(11) لسان العرب: ابن منظور

(12) التحقیق: مصطفوی

(13) دل دریا سمندروں ڈونگے: واصف علی واصف

(14) فکرونظر: تقی عثمانی

(15) عصرِ حاضر حدیث نبوی کے آئینے میں: یوسف لدھیانوی

(16) نعیم النضرہ: انسائیکلوپیڈیا

(17) نشان راہ: حافظ مظہر الدین

(18) افادات: بدیع الزمان نورسی

(19) لغات القرآن: پرویز

(20) اخبارات اور جرائد

(21) تذکیرات: قرطبی

❁❁❁❁❁